ہی دل سے دعاے سبزداری
حق اس کو رکھے ہمیشہ جاری

رسید زر

بمشکوری تمام ان عالی ہمم حضرات کے نام نامی درج ذیل کئے جاتے ہین جنہون نے از راہ حمیت اسلام قیمت اخبار سے مطبع کی امداد فرمائی۔

جناب مولوی عالم محمد نور الدین صاحب ساکن علی پور ۵ ر
جناب سائیدار محمد عظیم اللہ خانصاحب ساکن بلارم ۵ ر
جناب حمو خان صاحب ایبٹ آباد ۵ ر
جناب حافظ عطا محی صاحب اسسٹنٹ سرجن
وائس کانسل حدیدہ ملک عرب ۵ ر
جناب محی دین صاحب رہتک عیصائی
جناب شیخ غلام محمد صاحب نوابگنج عیصائی
جناب سلیمان بن حاجی نور محمد سیٹھ صاحب بمبئی ۵ ر
جناب منشی سید حسن علی صاحب کشمیر ۵ ر
جناب مولوی محمد حسین صاحب سیالکوٹ ۵ ر

قبول اسلام

مخدومی جناب محمد شریف صاحب دام فضلہ

تسلیم بعد تعظیم۔ خبر ذیل واسطے درج کرنے اخبار منشور محمدی کے مرسل ہے امید کہ اسکو ہدیۂ ناظرین فرماوینگے۔

مقام ضلع فیروزپور مین جناب صاحبزادہ مولوی محمد چراغ الدین صاحب قصوری واعظ دلفگاری کے وعظ کے بدولت دو عیسائی ایک جوزف نامی اور دوسرا جان اسمتھ جنکا باپ فرانسس اسمتھ دہلی مین منصب مشرف بسلام ہوا دولت ایمان سے مالا مال ہوے پہلے کا نام محمد دین اور دوسرے کا نام عبداللہ رکھا گیا خدا ان کو استقامت دے۔

راقم برکت اللہ از کمپ فیروزپور
۱۳ اکتوبر سنہ ۱۸۹۴ء۔

حامی دین احمدی جناب ایڈیٹر صاحب منشور محمدی تسلیم۔ دفتر مسجد جامع بمبئی سے نقشہ ذیل نقل کرکے خدمت شریف مین روانہ کیا ہون امید کہ آپ اسکو درج اخبار فرماکے اجر عظیم کے مستحق بنین گے والسلام

مورخہ دویم شہر محرم الحرام سنہ ۱۳۰۲ ہجری۔ چہارشنبہ
نیازمند محمد اسماعیل مہمطولی عفی عنہ۔

اسلامی نام	فاطمہ	سکینہ	عبدالکریم	حسین
عمر	۲۲	۲۵	۲۵	۲۵
ذات	ہندارن	مرہن	گہالی	گہالی
وطن	دابول	جیجوری	مہابلیشور	علی باغ
کفیت سے نام	زائی	رائی	رامالکشمن	رامابرزدن
روز	چہارشنبہ	چہارشنبہ	جمعہ	جمعہ
تاریخ و ماہ سنہ	۱۰ ذیحجہ سنہ ۱۳۰۱ھ		۱۲ ذیحجہ سنہ ۱۳۰۱ھ	

نبوت محمدی سے محقق کو جواب نمبر ۲

مسیحی لوگ بیان کرتے ہین کہ مسیح نے یہودیون کو علانیہ طور پر کہا کہ مین خدا کا بیٹا ہون اگر کہ عیسائیون کا یہ کہنا بالکل فضول اور برخلاف ہے کیونکہ مسیح نے اپنے آپ پر بیٹے کا لفظ جو اطلاق کیا ہے وہ اوسوقت کا ایک مخصوص محاورہ تہا جیسا کہ سلیمان پر بہی اکثر موقعہ پر یہ لفظ اطلاق کیا

گیا ہے اور ہم کہتے ہین کہ اگر مسیح کا یہ کفر آمیز اطلاق
درست مذ تو پھر یہ اعتراض وارد ہوتا ہے کہ خواہ
مخواہ اوس نے ابن کے مقابلہ مین اپنے آپ کو ابن
آدم۔ ابن انسان۔ آدمی سے کیون تعبیر کیا۔ اگر
اسکا یہ جواب ہے کہ مسیح نے بہ حیثیت جسم انسانی
کے اپنے آپ کو ابن آدم وغیرہ کہا ہے تو اسکا
یہ جواب ہے کہ ابن اللہ کا اطلاق بھی تو انسانیت
کے حالت مین ہی تہا اوسکو کیون معتبر سمجھا جاتا
ہے یہ عجب بات ہے کہ ایک ہی وقت سے دو کلمون
کو دو حالتون پر محمول کیا جاتا ہے دنیا مین تو
مسیح انسان تہا انسانیت کی حالت مین الوہیت
کا جھگڑا کیون لے بیٹہا۔ اچہا یہ بھی جانے دو۔
مسیح تو انجیل مین کہتا ہے کہ خدا مجھ سے بڑا ہے
یہ جملہ اسبات پر دلالت کرتا ہی کہ مسیح اوس سے
چھوٹا ہے یہ تفریق عیسائیون کے جعلی عقیدہ کے
بالکل بر خلاف ہے، انجیل سے ہی ثابت ہوتا ہی
کہ یہودیون نے مسیح کے منہ سے یہ کفر آمیز کلمہ سنکر بہت
بُرا مانا حتی کہ مسیح کے قتل کے فکر مین ہوگئے اور
صاف کہنے لگے کہ مسیح کفر بکتا ہے۔ یہودیون کے
اس جواب کو سرسری نظر سے نہ دیکھنا چاہیے اس
امر پر غور کرنی چاہیے کہ یہودیون کا یہ جواب
اون کے کتاب توریت یعنے عہد عتیق کے برخلاف
تہا کہ یا موافق۔ ہم جب عہد عتیق کو نظر امعان
اور غور سے دیکھتے ہین تو ہمین ثابت ہوتا ہے کہ
مسیح نے نعوذ باللہ بہ قول عیسائیون کے یہودیون

اور اون کے عالمون اور فضلون کو جو کچہ کہا تہا وہ
صریح کفر اور ارتداد تہا اور عہد عتیق اوس کے
بالکل برخلاف ہے عہد عتیق مین کوئی دو ہزار جگہ
پر توحید کا سبق دیا گیا ہے اور بہت جگہون پر مفصل
طور پر خدا کی ذات مین دوئی کی گنجایش کو کفر ثابت
کیا گیا ہے مسیح سے پہلے جسقدر نبی اور مرسل آئی
اون سبہون نے خدا کی وحدت اور یکتائی اور
قدوسیت عن الاب والابن پر بڑے زور کے
ساتہ گواہی دی ہے اور اسی کو اپنی نجات کا باعث
اور اپنا ایمان بتلایا ہے یہودیون کے صدہا بڑے
بڑے شراح نازک مزاج طباع نیک بخت سمجھدار
عالم اور فاضل گذرتے اور ہوتے رہے ہین وہ
بھی انبیا علیہم السلام کے طرح خدا کو ایک اور یکتا اور
جور و بچہ سے مبرا اور پاک جانتے تہے غرض یہ ہے
کہ مسیح کی تعلیم یہودی لوگون کے نزدیک بالکل
کفر تہی اور دراصل ہی ابتک عہد عتیق اوس کے
کفر ہونے پر گواہی دیتا ہے ہان یہ ضرور تہا کہ
یہودیون مین کئے ایک قسم کے خرابیان اور ضعف
بھی پیدا ہوگئے تہے شریعت اور توریت کی
حکمون اور پابندیون کو اونہون نے بالائے
طاق رکہکر اور واہیات اور فضول اور مشرکانہ
خیالات کی پیروی کرنی شروع کردی تہی۔ اور
دن بدن اون کے دلون سے توحید کا طرز اور
خدا کے عمدہ صفات کی روشنی دور ہوتی جاتی
تہی کوئی کسی کی پیروی کرتا تہا اور کوئی کسی کے

وہ باتین اور وہ طریق توحید جو توریت اور شریعت موسوی کا اصل الاصول تہا اس مین کم زوری آئی جاتی تہی آپس کی مخالفت اور عام جہالت کی ہوا پہیلنے سے توریت کے حکمون اور مضامین مین اس قسم کا التباس ہوگیا تہا کہ اتنک کچہ پتہ نہین لگتا جہوٹی باتین شامل کیجاتی تہین اور خدا کو ناقص صفات سے موصوف کیا جاتا تہا کہین تو لکہہ مارا ہے کہ خدا ساری رات یعقوب سے سانہ کشتی لڑتا رہا اور کہین نعوذ باللہ یہ کہ خدا پر فلان فلان کی خرچے مقدس ہے وغیرہ وغیرہ - اگرچہ یہودیون مین سے بعض نیک مزاج اور عمدہ طبیعتون کے آدمی ان باتون کی تردید بہی کرتے تہے مگر جبکہ ایک عام وبا پہیل جاتی ہے تو اوس وقت ایک دو آدمی کی کیا پیش جاتی ہے -

جبکہ یہ بات ثابت ہولی کہ مسیح موسوی امت یا قوم کی ہدایت کے لئے دنیا مین آیا) اور ان کو بقول عیسائیون کے یہ ہدایت کی کہ نعوذ باللہ من ذالک مین خدا کا بیٹا ہون اور یہودیون نے اس قول کو سنکر صاف طور پر جواب دیا کہ ای مسیح تو کفر بکتا ہے اور دراصل یہی ان کا یہ جواب درست تہا کیونکہ گو وہ شریعت موسوی کو جواب دے بیٹہے تہے مگر ان مین سے اکثر اسبات کو تو جانتے تہے کہ ایسا کہنا کفر بکنا ہے اور خلاف موسی کے کتاب کے ہے - اب ہم مسٹر منصور سے باادب دریافت کرتے ہین کہ مسیح نے کس ضلالت اور ہلاکت سے انسانون کو بچایا - مسیح کی توبہ قول تمہارے اگر وہ قول بجا ہے خود مردود ہے، تعلیم ہی ایسی تہی کہ جس کو اوس زمانہ کے لوگ کفر خیال کرتے تہے اور اتنک وہ کفر سمجہے جاتی ہے - یہ خوب ہدایت کرنا اور بچانا ہے کہ بجائے تعلیم توحید کے ایک افلاطونی کفر آمیز مسئلہ سنا دینا - کیون مسٹر منصور صاحب اسی کفر آمیز تعلیم کا نام ابدی زندگی ہے اندہیر نہین تو اور کیا ہے کہ توحید سے ہٹا کر خدا کو بچہ والا ماننا اور اسپر یقین دلانا ابدی زندگی کہلاتی ہے معلوم نہین ابد کی ہلاکت کس جانور کا نام ہے - مسیح کی بعثت کی یہ بڑی انوکہی غرض ہے کہ جو کچہ خدا نے موسی یوشع - داؤد - سلیمان - دانیال وغیرہ کی زبانی کہا اور جو ہزارون نبیون اور نیک آدمیون کا ایمان رہا اور اسی پر اونہون نے وفات پائی وہ سب صدہا پشتون اور رسالون کے بعد ملیا میٹ ہوگیا - کیا عمدہ انسانون کو ابدی زندگی دلائی ہے خدا کو ایک ماننا ابدی ہلاکت اور بچہ والا کہنا ابدی زندگی

راقم حلیب

منشی منصور صاحب عیسائی - مدرس فارسی کے مضمون کا جواب - نمبر اول

مین نے نور افشان سے کئے پرچون مین مدرس مذکور کے مضامین مذہبی دیکہی ان سے معلوم ہوا کہ یہ صاحب نو حوصلہ پیدا ہوئے ہین مگر ہم پیشین گوئی

کرتے ہین کہ یہ موصلہ اوسی وقت تک ہے جب تک اوان کے مقابل کوئی مسلمان قلم نہین اوٹھاتا۔ اوسکی تحریر سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ انہون نے نہ تو اس مذہب کی کتابون کو دیکھا ہے جسپر ایمان لائے ہین اور نہ مذہب اسلام سے واقف ہین اور نہ کتب مناظرہ کو ملاحظہ کیا ہے مگر با این ہمہ مذہبی تحریر کرنے کو موجود ہین لیکن اہل حق کے نزدیک ایسی تحریرین کوئی وقعت نہین رکھتین۔

ان تحریرون سے نہ کسی سچے مذہب پر حرف آسکتا ہے اور نہ جھوٹے مذہب پر قلعی ہوسکتی ہے۔ بلکہ انجام مین لکھنے والی کی بے وقعتی ہر ایک دانشمند کی نظر مین ہوجاتی ہے۔

اب ناظرین مدرس فارسی کی ناواقفی کا نمونہ ملاحظہ کرین۔ نورافشان مطبوعہ ۱۱ ستمبر ۱۸۸۴ء کے جلد ۱۲ نمبر ۳۷ مین ان کا پہلا مضمون جو بندہ کے عنوان سے چھپا ہے اس مین مدرس فارسی نے ان اعتراضون مین سے جو نسب نامہ متی پر وارد ہوتے ہین منجملہ ان کے دو اعتراضون کا جواب دینا چاہا ہے اس جواب سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ بیبل کو اونہون نے ملاحظہ نہین کیا اور نہ اپنے علما کی کتابون کو دیکھا۔

وہ اعتراض یہ ہے انجیل متی کے پہلے باب کی آٹھوین آیت مین عوزیاہ کو یورام کا بیٹا لکھا ہے حالانکہ وہ پہلی تواریخ باب ۳ - ۱۱ و ۱۲ کے بموجب پرپوتے کا بیٹا ہے پس متی کی غلطی سے یہان تین نام رہ گئے۔ اور اس باب کی ۱۱ آیت مین یکونیاہ کو یوسیاہ کا پوتا لکھا ہے۔ یہان بھی غلطی سے ایک پشت لکھنے سے متی سے رہ گئی۔

اسکا جواب مدرس فارسی یہ دیتے ہین کہ جن لوگون کے نام نسب نامہ مین چھوڑ دئے گئے ہین وہ غلطی یا سہو سے نہین چھوڑے گئے ہین بلکہ ان کی بت پرستی اور برگشتگی کے وجہ سے چھوڑ دے گئے ہین کیونکہ خدا تعالی نے موسی کو کتاب گنتی ۱۵ - ۳۰ مین یہ حکم کیا ہے کہ جو شخص جان بوجھ کر گناہ کرے خواہ دیسی ہو یا پردیسی وہ خداوند کی اہانت کرتا ہے وہ شخص اپنے گروہ سے کٹ جائے اور زبور ۱۰۶ - ۳۲۔ ۲۸ مین ہے کہ خداوند عدالت کا دوستدار ہے اور اپنے مقدس لوگون کو ترک نہین کرتا وے ابد تک محفوظ رہین گے پھر کیونکر ہوسکتا ہے کہ جن کو خدا گروہ اور نسل سے ایکدفعہ خارج ہونے کا حکم صادر فرماوے دوبارا ان کو ہی نسل مین شمار کرے نہ ہماری یہ مجال ہے کہ جس کو خدا خارج بتاوے ہم اوسے شامل کرین اور خدا کو صلاح دین ہان محمدیون سے پیشوا خلیفہ دوم عمر صاحب اپنے خراسے مشیر ہین اکثر زدل قرآن ان کی مشورت پر ہوا ہے انتہی۔

اب مین کہتا ہون کہ اگر مدرس فارسی بائبل سے واقف ہوتے تو ایسا جواب تحریر نہ فرماتے

---

۱۲ مدرس صاحب کا یہ حوالہ غلط ہے گنتی کے باب مذکور مین وہ مضمون نہین ہے جو وہ نقل کرتے ہین۔

کیونکہ نسب نامہ مین کئے شخصون سے نام مذکور ہین جنکی بت پرستی وغیرہ کتب بائبل سے بخوبی ثابت ہے چنانچہ سلیمان کی بت پرستی اول سلاطین ۱۱-۴ سے ۸ تک اور اصبعام کی بت پرستی اوسی کتاب سے ۱۲-۲۸ سے ۳۳ تک اور ابیاہ کی بت پرستی اسی سے ۱۵-۳ و ۱۲ اور یورام کا بت خانہ بنانا وغیرہ دوم تواریخ ۲۱-۶ و ۱۱ مین مذکور ہے اور منسی نے تو بت پرستی وغیرہ بڑے زور و شور سے کی یہان تک کہ اپنے بیٹے کو بتون کی بھینٹ مین جلا دیا جسکا ذکر دوم سلاطین باب ۲۱ مین ہے اوسی طرح اور بھی بعض نام نسب نامہ مین متی نے لکھے ہین جن کی بت پرستی وغیرہ افعال شنیعہ بائبل سے ثابت ہے۔

پھر مدرس فارسی بتلائین کہ متی نے ان بت پرستون کا نام نسب نامہ سے کیون خارج نہین کیا جن کو خدا نے گروہ اور نسل سے ایک دفعہ خارج ہونے کا حکم صادر فرما چکا تھا انکو دوبارہ نسل مین کیون شمار کیا اور کس کی مجال ہوی کہ جن کو خدا نے خارج کیا تھا اون کو شامل کیا اور کس نے خدا کو صلاح دی کیا بت پرستی منسی وغیرہ کی مقبول تھی جو حضرت متی حواری نے ان کا نام نسب نامہ مین داخل کیا علاوہ اس کے متی نے جن بت پرستون کے ناموں کو خارج کیا ہے ان کے نام عہد عتیق کے کتابون مین مندرج ہین۔ اب ہم دریافت کرتے ہین کہ ان الہامی کتابون مین خلاف حکم خدا کے ان کا نام دہان کیون درج کیا گیا۔ اب مدرس فارسی کو ضرور ہوا کہ ایک جگہ کی غلطی کے قایل ہوں یعنے یا تو عہد عتیق مین اون کا نام داخل ہونا غلط کہین یا متی کا ان ناموں کو چھوڑ دینا غلط سمجھین اس قدر تحریر سے مدرس فارسی کے جواب کا تو خاتمہ ہو گیا اور معلوم ہوا کہ وہ بائبل کے مضامین سے محض ناواقف ہین افسوس تو یہ ہے کہ اونہون نے اپنے حامی اور مددگار عیسائی علما کی تحریرین بھی نہین ملاحظہ کین کیونکہ ان کے علما صاف صاف لکھتے ہین کہ نسب نامہ الہام سے نہین لکھا گیا چنانچہ اسکاٹ صاحب متی کی تفسیر رومن مطبوعہ سنہ ۶۶ صفحہ ۲۳ مین اوسکی تصریح کرتے ہین اور ان سے برادر مکرم پادری عماد الدین ڈی ڈی ہدایۃ المسلمین مطبوعہ سنہ ۱۸۷۸ع سے صفحہ ۷۷ مین اس نسب نامہ سے نسبت لکھتے ہین کہ یہ کچھ الہامی بات نہین ہے۔ خاندانی نسب ناموں مین سے اور کچھ بائبل مین سے لیکر نام لکھے گئے ہین۔

اب مدرس فارسی اون سے برخلاف یہ دعوی کرتے ہین کہ نسب نامہ مندرجہ انجیل متی آدمیون کے طرف سے نہین لکھا گیا بذریعہ الہام لکھا گیا ہے مدرس فارسی فرماوین کہ ان کا قول درست ہے یا ان کے بزرگوارون کا۔

اگر مدرس فارسی اپنے بزرگون کو ذلیل کرکے اپنے قول کو درست کہین گے تو انہین اسکے ثبوت مین بڑی دقت پیش آئیگی بلکہ غیر ممکن ہوگا

کیونکہ اس نسب نامہ مین اسقدر غلطیان ہین کہ علماء مسیحی کو مجبور ہوکر کہنا پڑا ہے کہ یہ الہام سے نہین لکھا گیا۔

پادری عماد الدین دی دی نے ان غلطیون کے مٹانے مین بڑی کوشش کی ہے مگر پھر کیا ہوسکتا ہے جھوٹ کبھی فروغ نہین پاتا۔ اخبار منشور محمدی کے سانہ جو ہدایۃ المسلمین پر جواب طلب گفتگو چھپی ہے اوس کے صفحہ ۲۴ سے ۲۹ تک ان جوابون کی خوب قلعی کھولی گئی ہے مدرس فارسی ملاحظہ فرمائین اگر ان کے دماغ مین کچھ انصاف کی بو ہے تو خدا کو حاضر و ناظر جانکر کہین کہ متی کی واقعی غلطی ہے یا محمدی عداوت سے کہتے ہین۔

مدرس فارسی نے اس تحریر مین ایک طعن بھی کیا ہے اوسکا تفصیلی جواب ہدایۃ المسلمین پر جواب طلب گفتگو مین دیا گیا ہے اب مین یہان پر مختصر طور سے لکھتا ہون اول جواب اسکا یہ ہے کہ بموجب تحریر مدرس فارسی عیسائیون کے پیشوا حضرت متی حواری ہی اپنے خدا کے مشیر ٹھہرتے ہین کیونکہ جن کو پیشتر خدا نے نسل سے خارج کیا تہا پھر ان کو متی نے مشورہ سے داخل کیا گیا اون بت پرستون کے داخل کرنیکی وجہ کوئی معلوم نہین ہوتی۔

دوسرا جواب یہ ہے کہ اگر حضرت عمر خدا سے کسی امر کی تمنا و آرزو کرنے سے مشیر ٹھہرین گے۔ تو بنی اسرائیل مین سے بھی بہت لوگ خدا کے مشیر ہوجائین گے کیونکہ ان کی خواہش کی موافق بہت باتین توریت مین خدا نے اوتاری ہین چنانچہ گنتی کے باب ۳۶ سے ظاہر ہے کہ بنی یوسف نے جس طرح مشورہ دیا ویسا ہی خدا نے کیا۔

اسی طرح اور مقامات بھی ہین سبکا لکھنا فضول ہے مدرس فارسی نے تو ایک بھی حوالہ نہین دیا۔ اور یہ کہنا تو اونکا محض جھوٹ ہے کہ اکثر نزول قرآن ان کی مشورت پر ہوا ہے انہین چاہیے کہ اس دعوی کو ہماری معتبر کتابون سے ثابت کرین ورنہ ایسے جھوٹے دعوے سے آیندہ دست بردار رہون اللہ انہین سچائی کی توفیق دے۔

راقم بندہ چودہری مولی بخش عفی عنہ۔
از کانپور ۱۵ اکتوبر سنہ ۱۸۸۴ء۔

جواب اخبار نور افشان نمبر ۲۱ جلد ۱۲ مطبوعہ ۲۲ مئی سنہ ۱۸۸۴ء۔

اس نمبر مین ایک مضمون بزمرہ تاریخی واقعات بعنوان (اسکندریہ کی کتب خانہ کی تباہی) شایع ہوا ہے اور جناب خلیفہ دوم حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ پر اعتراض وارد کیا گیا ہے کہ اونہون نے کتب خانہ اسکندریہ کو جلوا دیا اور چھہ مہینے تک برابر حمام انہین کتابون کے آگ سے گرم ہوتی رہی اس مشہور کتب خانہ کا یہ خاتمہ تہا اور دنیا مین جہالت اور وحشت کی زمانہ کا آغاز بھی وہی تہا۔ یہ پادری صاحب کا مضمون بلفظ نقل کیا گیا ہے مین کہتا ہون کہ نسبت جلا دینے کتب خانہ اسکندریہ کے پادری صاحب کا اعتراض خلیفہ دوم پر محض بیجا اور تعصب کی راہ سے ہے اور اس کو جہالت اور وحشت کی

زمانہ کا آغاز کیا دعوی بلا دلیل اور قانون حق گوئی
و انصاف سے خارج ہے خصوصاً اس حالت مین کہ جب خلیفہ
دوم کی حکم اور نیک نیتی و راستبازی و خدا پرستی
پر خیال کیا جاوے تو یہ وہم بالکل کافور ہوتا ہے
اور مصنفون کے نزدیک معترض جادۂ حق سے منحرف
معلوم ہوتا ہے خود معترض صاحب ہی اس مضمون
مین حکم خلیفہ دوم کا کالم ۲ صفحہ ۱۶۳ سطر ۱۱ مین
اس طرح نقل کرتے ہین ۔
قولہ اگر ان مین کوئی بات مخالف قرآن ہے تو
تو ہم کو انکی وجود سے نفرت ہے فی الفور جلا دی
جاوین الخ ۔
پس ماہران فن تاریخ پر یہ بات بخوبی ظاہر ہے
کہ اس کتب خانہ مین ہر قسم کی کتابین فلسفی علم کی تھین
جن کے پڑھنے اور مطالعہ سے بجز گمراہی و ضلالت
کے طرق انبیاء سے کچھ حاصل نہ تھا اور اسی وجہ سے
وے کتابین قرآن کی بھی جو کلام آلہی ہے مخالف
تھین اور اسی باعث سے بعد تحقیق و دریافت
حال کے وہ کتب خانہ جلایا گیا اور خود وہی حکیم جسکا
ذکر معترض صاحب لکھتے ہین بوقت درخواست ان
کتابون کی ان سب کو فقط علم فلسفی کے کتابین بتلاتا
ہے چنانچہ معترض صاحب قول عمر و رضی اللہ عنہ کا
جواد ہنون نے اوس حکیم سے وقت درخواست ان
کتابون کے کہا ہے اس طرح نقل کرتے ہین ۔
قولہ عمرو نے پوچھا آپ کونسے چیزین مانگتے ہین حکیم
نے جواب دیا کہ زر نہین جواہرات نہین اور کوئی
قیمتی اسباب نہین صرف فلسفی کی کتابین ہین جو سرکار کی
کتب خانہ مین بیکار پڑے ہین الخ ۔
دیکھو وہ سب کتابین موافق قول اس حکیم کی فقط
علم فلاسفی کے تھین اور کوئی کتاب کتب آسمانی
اور مفید مذہب انبیا کی نہ تھین پس اس قسم کے
کتب خانہ کا جلا دینا کیا ہرج رکھتا ہے اور اس
مین کیا گناہ ہوا ۔ مین افسوس کرتا ہون کہ معترض
صاحب نے اس جگہ سخت ملحدانہ اعتراض کیا ہے
اور کچھ اپنے پیشوایان و بزرگان کی بھی آبرو کا
اس اعتراض مین خیال نہین رکھا اور نہ سمجھے کہ یہ
اعتراض ہم خلیفہ دوم پر کیا کرتے ہین بلکہ پولوس
مقدس اور تمام علما و قدماء مسیحی کو نستانہ اپنی
تیز ملامت کا بناتے ہین اور خلیفہ عمر رض کو جاہل
کیا کہتے ہین گویا حضرت عمر رض کی آڑ لیکر پولوس
مقدس اور علماء عیسوی کو جاہل اور وحشی کہتے
ہین ۔ معترض صاحب اب متوجہ ہون کہ اگر کتب
خانہ اسکندریہ کا جلانا ایک فعل جاہلانہ و وحشیانہ
تھا تو ایسے ایسے افعال جاہلانہ و وحشیانہ علماء
مسیحیون سے کتب دینیات کے جلانے سے بکثرت
وقوع مین آئے ہین حضرت عمر رض نے تو کتب فلسفیہ
کو ہی جلوایا تھا جسکا جلوانا محض براہ حمایت دین
الٰہی تھا اور جسکا جلوانا با الاتفاق اہل اسلام و
مسیحی کے قرین مصلحت تھا لیکن آپ کے پیشواؤن
نے جو کتب دینیات کو جن مین خاص کلام آلہی تھا
جلوایا کس دین مین جائز تھا ۔

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کتاب والٹن مطبوعہ ۱۸۱۷ء جلد ۳ مین مرقوم ہے کہ جب ترجمہ دکلف کی جلانے کا حکم صادر ہوا تو ۱۵۲۶ء مین ایک کتاب بٹلر نے تصنیف کی اور ۱۴۲۵ء مین ایک کونسل منعقد ہوی جسکی حکم سے وکلف کے ہڈیان قبر سے نکال کر جلائی گئین اور ۱۵۲۶ء مین کارڈنل دلسی اور دیگر بشپ لوگون نے حکم دیا کہ تندیل کا ترجمہ نہ پڑہا جاوے اور اس مضمون کی اشتہارات اپنی اپنی علاقون مین جاری کرائے کہ لوتہر کی بعض پیرؤن نے ترجمہ غلط کیا ہے اور خدا کے کلام کو جہوٹی ترجمون اور الحادی حاشیون سے خراب کیا ہے اس لئے وہ ترجمہ جس جس کے پاس ہون تیس دن کے اندر جنرل وکیر کے پاس حاضر کردے ورنہ کلیسیہ سے نکالا جاویگا اور بدعتی کہلاویگا دیکھو اس سے بڑہکر کیا فعل وحشیانہ اور جاہلانہ ہوگا کہ مردہ سے کوئی انتقام نہین لیتا ہی مگر علماء عیسائی نے وکلف کے ہڈیون کو قبر سے نکالکر جلا پھونکدیا یہود کو بڑی قسی القلب اور دشمن جناب مسیح علیہ السلام کے تہے مگر بعد موت انکی لاش سے کچہ سوء ادبی نہین کی اس جگہ علماء مسیحی یہود سے بھی سبقت لیگئے - ۱۲ -

لوتہر نام ہے پیشوا فرقہ پراوٹسٹنٹ کا جس فرقہ مین مترجم صاحب بہی ہین اس شخص یعنے لوتہر نے بزعم خود دین عیسوی کی اصلاح کی اور بہت باتین دین عیسوی سے مترک اور بہت باتین نو ایجاد قایم کین یہ سنہ مین تہا - ۱۲ -

اور اسی سال مین لونسٹل بشپ لنڈن اور تامس مورے تمام نسخے خرید کر اور پال کراس مین جلا دیے پہر ۱۵۲۹ء مین لونسٹل نے معرفت آستن پکینن سوداگر کے اس ترجمہ سے نسخے خرید کر مقام چیپ سائڈ مین علانیہ جلاے بعد اس واقعہ کے جب تندیل نے نظر ثانی کرکے دوبارہ ۱۵۳۰ء مین طبع کرایا اور جان تندل اپنی بہائی کی معرفت اور دوسرون کی وسیلہ سے اوسکو پوشیدہ شایع کرایا تو اسپر بشپ لنڈن نے اون شایع کرنے والون کو طلب کیا اور بعد طلب کے سب کو تشہیر کرایا بعد تشہیر کرانے کے اون نسخون کو اونہین کے ہاتون سے چیپ سائڈ مین جلوا دیا اور اٹہارہ ہزار آٹہہ سو چالیس پونڈ دس پنس جسکی ایک لاکہ اسی ہزار چارسو روپیہ چہے آنہ آٹہہ پائی ہوتی ہین جرمانہ کیا پہر ۱۵۴۶ء مین ہنری ہشتم بادشاہ انگلستان کا حکم صادر ہوا کہ ترجمہ تندیل اور کوردیل کی اور نیز وہ کتابین جنکی پارلیمنٹ نے اجازت نہین دی اور نیز فرث اور وکلف وغیرہ کی کتابین نہ پڑہی جاوین بلکہ ملکی وکلیسائی افسرون کی حوالہ کی جاوین تاکہ وہ سب کو جلا دین چنانچہ بشپ لنڈن کی حکم سے پال کراس مین جلائی گئین اور ۱۵۵۵ء مین نماز کی کتاب معہ انجیل مقدس کے جلائی گئی اور ۱۵۵۵ء مین ایک اشتہار جاری ہوا کہ بدعتی کتابین کسی جگہ نہ بہیجی جاوین اور نہ پڑہی جاوین اور نہ کوئی شخص ان کتابون کو اپنے پاس رکہے -

یہہ سب مضمون والٹن کی کتاب مین درج ہے جسکو

کچھ شبہ ہو اسمین دیکھکر مطابقت کرکے انصاف کرے۔
اور فرقہ پراٹسٹنٹ نے جس فرقہ مین معترض صاحب
بہی داخل ہین اپنی ابتدائی تسلط اور غلبہ مین غریب
فرقہ کاتہولک کی بہت سی کتب خانون کو جن مین
اکثر کتب دینیات تہے جلاکر خاک سیاہ کردالا جسکا
رنج و قلق فرقہ کاتہولک کو آجتک ہے اور جب کبہی
ان کتب خانون کی جلانے کا اونکی رو برو ذکر ہوتا
ہے تو آنکہون مین آنسو بہر لاتے ہین۔
پس اگر کتب فلاسفی غیر دینی کی جلانے کا الزام
حضرت عمر رض کو انصاف کی آنکہہ کو بند کرکے دیا جاتا
ہے تو کتب دینیات اور خاص کلام آلہی کی جلادینے
کا الزام اور گناہ بدرجہ اولی پیشوا و بزرگان
معترض صاحب پر قایم و ثابت ہے اور وہ کسی طرح
سے اس الزام سے بری نہین ہو سکتے کیونکہ اونہون
نے صریح کلام الہی کو جلا پہونکدیا اور جن بیچارون
نے تقیۃً اون کتابون کو خفیہ خفیہ دیکہا اور پڑہا
ان کو بے عزتی سے تشہیر کرایا اور ایسا سخت جرمانہ
کیا کہ شاید کوئی نواب یا کمشنر بہی اس جرمانہ کا متحمل
نہوا سپر اس اور ظلم کیا کہ وہ کتابین جن کو وہ دل
سے مانتے تہے اونہین کے ہاتون سے جلوائین اور بیچارہ
دکلف کو قبر مین بہی چین نہ دیا کہ اوس کے گلے سڑے
ہڈیان قبر سے نکال کر نہایت ظلم اور ناانصافی سے
جلادی گئین اور سنہ ۱۴۰۱ سے سنہ ۱۵۵۵ع تک مرۃً بعد
اخری کتب خانون کی آتشزدگی کا بازار گرم رکہا۔
نماز کی کتاب اور انجیل مقدس کو بہی جلاکر اپنے دل کا
بخار نکالا اور کتب خانون کی جلانے مین ایسے ایسے
سخت اشتہار جاری کرائے کہ جس کے پاس سے وہ
کتابین برآمد ہوتین گو کیسا ہی دیندار کیون نہوتا
وہ اوسیدم کلیسا سے خارج کیا جاتا اور اوس کو
بدعتی مشہور کرتے اور جو کوئی ان کتابون کو شایع
کرتا یا دیکہتا اسکو ایسی سخت سزا دیتے کہ باوجود
بے عزتی و مذلت کے وہ نان شبینہ کو محتاج ہوجاتا
کم سے کم جو ہم نے کتاب والٹن سے نقل کیا ہے کتب
خانون کی جلانے کی واردات بڑی سنگدلی اور
بے رحمی سے آنہہ بار علماء عیسائیون سے وقوع مین
آئی ہین اگر اس معاملہ مین زیادہ تحقیقات کیجاوے
تو اور بہی زیادہ ان لوگون کی وحشیانہ اور جاہلانہ
افعال عاقل کو معلوم ہو سکتے ہین۔
پس اب منصفین عیسائی اور نیز معترض صاحب
بہی کتب خانہ اسکندریہ کے جلنے کو جس مین فقط مذہب
حکما کی کتابین تہین اور نبیون کی کتاب نہین ایک
بہی نہین تہی اون کتب خانون دینیات کی جلنے سے
جو سنہ ۱۴۰۱ سے سنہ ۱۵۵۵ع تک برابر جلتی رہی مقابلہ تو
کرین کہ جہالت و وحشت کس طرف ہے اور عدالت
و صداقت کس طرف۔
اگر معترض صاحب پہلے متی ۷ باب ۱-۵ و لوقا ۶
باب ۴۱ کو بچشم غور ملاحظہ فرمالیتے تو ایسا سخت الزام
اپنے بزرگون پیشواؤن پر وارد نکراتے۔ متی ۷
باب ۱ عیب نہ لگاؤ کہ تم پر بہی عیب نہ لگایا جاوے
۲ کیونکہ جس طرح تم عیب لگاتے ہو اسی طرح تم پر

ہی عیب لگایا جاویگا۔ اور جس پیمانہ سے تم ناپتے ہو اوسی سے تمہارے واسطے ناپا جاویگا۔ ۳ اور کیون اس تنکے کو جو تیری بہائی کی آنکہہ مین ہے دیکہتا ہے پر اوس کانڑی پر جو تیری آنکہہ مین ہے نظر نہین کرتا ۴۔ یا کیونکر تو اپنی بہائی کو کہتا ہے کہ ٹہر اسی تنکی کو جو تیری آنکہہ مین ہے لانکالدون اور دیکہہ خود تیری انکہہ مین کانڑی ہے ۵۔ ای ریاکار پہلے کانڑی کو اپنے آنکہ سے نکال تب اوس تنکے کو جو اپنی بہائی کی آنکہہ سے اچہی طرح دیکہہ سے نکال سکیگا لوقا ۶ باب ۳۷ عیب نہ لگاؤ تو تم پر بہی عیب نہ لگایا جاویگا اور مجرم نہ ٹہراؤ تو تم مجرم نہ ٹہرائے جاؤگے۔

اب ہم معترض صاحب کی کیا شکایت کرین کہ حضرت مسیح نے خود معترض صاحب کو متی ۷ باب ۵ مین ریاکار کا خطاب عطا کیا ہے اور بس۔

اور جس قسم کی کتابین کتب خانہ اسکندریہ مین تہین اونکی جلانے مین تو کچہہ کسی طرح کا ہرج و نقصان نہین ہوا اور نہ ہے کیونکہ پولوس مقدس کی زمانہ مین بہی اس قسم کی کتابین جلائی گئین تہین اور اس جلانے پر پولوس مقدس نے کسی کو منع نہین کیا اور نہ بعد اس واردات کے کسیکو الزام دیا اور نہ مطعون کیا اور نہ پولوس نے اوسوقت یہ حجت بیان کی کہ ان کتابون کو بیجا رہنے دو تاکہ غیر مسیحیون پر ان کتابون سے دلایل براہین پیش کئے جاوین گے دیکہو اعمال ۱۹ باب ۱۸ اور بہتیرون نے ان مین سے جو ایمان لاے تہے آکے اپنی کامون کو قبول کیا اور ظاہر کیا۔

۱۹۔ اور بہتون نے جو جادوگری کرتے تہے اپنی کتابین اکہٹی کرکے سب لوگون کے آگے جلادین اور جب ان کی قیمت کا حساب کیا تو پچاس ہزار روپیہ ٹہرے ۲۰ اسی طرح خداوند کا کلام نہایت بڑہ گیا اور غالب ہوا دیکہو پچاس ہزار روپیہ کی مالیت کا کتب خانہ رد بر و پولوس مقدس کے جل کر راکہہ ہوگیا اور پولوس نے ذرا دم زنی نہین کی پس اگر اس قسم کی کتابون کا جلا دینا فعل وحشیانہ اور جاہلانہ تصور کیا جاوے تو سبقت اس کے پولوس مقدس سے ہوی ہے تو بس پولوس کا کام وحشیانہ اور جاہلانہ متصور ہوگا نہ حضرت عمر رض کا کیونکہ حضرت عمر رض نے تو سنت پولوس ہی کو تازہ کیا تہا یہ کوئی نو ایجاد فعل حضرت عمر رض کا نہ تہا۔

اور دیکہو بیسوین آیت مین جو اوپر لکہی گئی ہے اس فعل سے جسکو معترض صاحب وحشیانہ اور جاہلانہ کہتے ہین خدا کی کلام کا بڑہنا اور اسکا غالب ہونا بیان ہوا ہے پس معترض صاحب اگر اپنے دعوے مین سچے ہین تو پولوس مقدس کو وحشی و جاہل سمجہہ کر اس آیت کو کتاب اعمال سے جیسا کہ عیسائیون کا عادت ہے تحریف کر ڈالین تاکہ حضرت عمر رض پر یہ طعن بلا روک و ٹوک عاید ہوجاوے ورنہ یون تو کتب خانہ اسکندریہ کا جلانا محض فعل دینداری و راستبازی مثل کتاب اعمال ۱۹ باب ۱۸-۲۰ کے ثابت ہوتا ہے اور بس۔

خدا کا شکر ہے کہ پادری صاحبون کی کتابون سے پادری صاحب کا اعتراض جو حضرت عمر رض کی نسبت تہا خود پادری صاحبون کی پیشواؤن و بزرگون پر وارد ہوگیا اور حضرت عمر رض بہ مقتضاے مثل مشہور کہ سانچ کو آنچ نہین اس اعتراض سے بری ہوکر وہی صادق و راستباز قایم رہے۔ فقط

راقم وہی غریب نانگل ضلع بجنور کا۔

مورخہ ۸ ستمبر سنہ ۱۸۸۴ء۔

بقیۂ سوالات سابق

سوال ۴۴۔ یسعیاہ ۴۴ باب ۳۔ مین پیاسی زمین پر پانی اوندیلونگا۔ اور خشک زمین پر نالے بہاؤنگا ۴ وے گہاس کے درمیان اوگین گے بید کیطرح جو بہتی پانی کی کنارے پر ہو۔ ۸ تم نہ ڈرو اور ہراسان مت ہو کیا مین نے تجھے قدیم سے یہ نہین بتایا اور تیرے آگے ظاہر نہ کیا تم تو میرے گواہ ہو میرے سوا کوئی خدا ہے کوئی چٹان ہی مین ایسی کوئی نہین جانتا۔

یہان بہی پیغمبر عرب کی خبر واضح طور سے دیگئی ہے اور بیان کیا گیا ہے کہ قدیم الایام سے خدا نے اس نبی کی خبر دی تہی اور ہر زمانہ مین وقتاً فوقتاً ہر ایک نبی کو اس نبی کی معرفت سے آگاہ کیا گیا تہا خشک اور پیاسے زمین سے مراد زمین مکہ ہے دیکھو لغات کہ مکہ خاص خشک زمین کو کہتے ہین اور یہ معنے لفظی ہین اور اگر اصطلاحی معنے لیجئے تو بہی وہی زمین مکہ ہے یعنے اگر یون سمجھو کہ خشک پیاسی زمین سے مراد وہ زمین ہے جس زمین پر خدا کے عارف اور نبی نہ ہون اور جس سے باشندے بت پرستی و ضلالت و بطالت مین گرفتار ہون سو یہ زمین مکہ ہے سو یہ زمین مکہ و ملک عرب ہے کہ زمان پیغمبر آخر الزمان تک یہان کوئی نبی برپا نہوا تہا اور خدا کی رحمت کی چشمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے اس زمین پر جاری نہین ہوے یعنے ان لوگون مین کوئی نبی اسوقت تک برپا نہ کیا گیا بخلاف بیت المقدس کے کہ ہمیشہ سے انبیاؤن کا مسکن و مولد رہا ہے پس اس سے زمین بیت المقدس یا کوئی اور مقام مراد نہین ہے صرف زمین مکہ مراد ہے جو کہ ظاہر و باطن خشک زمین تہی اور کوئی ملک و زمین ایسا خشک نہین ہے سوا الحمد للہ کہ ظہور و بعثت پیغمبر عربی سے اس مین چشمۂ عرفان الٰہی کی جاری ہوے اب ہم سوال کرتے ہین کہ ہم کو ایسے خشک و پیاسے زمین کا پادری لوگ معہ اوس کے چشمہ عرفان کے نشان دین کہ وہ کون زمین ہے کہ جس کی وتزیم مین خدا نے خبر دی تہی اور ایسے زمین مین کون سی نبی برپا ہوے ہین منصف نہ قلم فرسائی کرین ورنہ ہم کو پہر تکلیف تحریر ہوگی۔

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی
باقی آیندہ

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین محمد شریف کے اہتمام سے چہپا۔

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم | باخاتم دمہر آمدہ منشور محمدؐ | توریت با التوریا انجیل بانجیل | گویان صفت وسیرت مبرد محمدؐ

نمبر ۲ | مطبوعۂ ۱۵ محرم الحرام سنہ ۱۳۰۲ ہجری بنگلور | جلد ۱۴

مثنوی

چکیدہ قلم صداقت شعار جناب منشی سید عبدالحی صاحب سپہ داری دام مجدہم

ہی پاک ہر ایک عیب سے تو — ہیجانک لاشریک یاہو
تجھ کو نہین زن ہے اور نہ فرزند — ما باپ نہین تجھے خداوند
عابد ہین تمام تو ہے معبود — ساجد ہین تمام تو ہی مسجود
تسبیح مین تیری ہی ہر اک شئی — ہر دل مین تری جگہ نہان ہے
احسان ترا ہی کیا فراوان — منت کو ترے نہین ہے پایان
اللہ رحمان رحیم ہے تو — حادث سب اور قدیم ہی تو
جب مہر کی تیری اک نظر ہو — نار نمرود سرد تر ہو
تمہاری پہ اپنے جب تو آوے — پانی سے آگ مین لجاوے
تیری رحمت جو جوش پر آوے — ابر احسان خروش پر آوے
جب فضل ہوا جہان پہ تیرا — محبوب کو اپنے تو نے بھیجا
وہ کون ہے باعث دو عالم — سردار جہان شفیع اکرم
سرچشمۂ رحمت الٰہی — خورشید چرخ رہنمائی
محبوب خدا خدا کی رحمت — زینت دہ مسند نبوت
مقبول جناب باوری — بے سایہ تنہا جسکا جسم اطہر

سرد فتر انبیا محمدؐ — سردار اصفیا محمدؐ
اللہ کا ہو سلام اسپر — اس کے اصحاب پر مقرر
بعد اس کے ای ناظرین منشور — ای پاک دلان جہان معمور
سنئے کہ یہ دین کا ہی پرچا — دین حق کا ہے اس سے چرچا
منشور محمدی یہی ہے — توقیع سر مدی یہی ہے
بیدینونکو اس سے ہے ہدایت — دیندارون کو ہی فروغ ملت
اسپر گذرا ہی تیرہوان سال — ہی چودہوان سال اسکو فی الحال
رکھتا ہے یہ رخ نگارین — شرمندہ ہی جس سے ماہ وپروین
صورت پر اس سے یہ جوانی — دیتی ہے لطف زندگانی
ہر ایک ورق ہے کاغذ زر — کیا کاغذ زر کہ ماہ انور
ہر سطر مین اس سے نور دین ہے — جو نقطہ ہے نکتۂ یقین ہے
حرفون مین بہری ہے کتابی — ہی چشم پری کی روشنائی
ایسا اخبار صدق آثار — ہے تم سے شیوع کا طلبگار
ہر عشرے مین کمال اپنا — ہر شعر مین ہی جس سے ماہ وپروین
چمکاتا ہے یہ جمال اپنا — دیتی ہے لطف زندگانی
ہے پانچ روپیہ قیمت سال — کیا چیز ہے اسکے روبرو مال
امید ہے صاحبان ہمت — قیمت دیونگے حسب طاقت